2591
(9) (P)

राष्ट्रीय अभिलेखागार पुस्तकालय
NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
भारत सरकार
Government of India
नई दिल्ली
New Delhi
1617/10121
आह्वानांक Call No.
अवाप्ति सं० Acc. No. 2591

(i) Congress Pushpanjali

کانگریس پشپانجلی

مولفہ بہاری

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
GOVT. OF INDIA
No.
Date

891.43
Bh 469C

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 2591
Date 24-2-72
GOVT. OF INDIA

قومی گلدستہ

غالباً خاتمہ بالخیر سمجھ لو اس کا
جسکو مرنیکا نئی روشنی نے غم نہ کیا

پنجاب پراونشل کانگریس

دسمبر [illegible] اول اور دیگر قومی جلسوں و جلوسوں کیلئے مشہور شاعروں [illegible]

(مولفہ)

ٹیک چند بہار تی سہارنپوری

پہلی مرتبہ (باہتمام مولف فاروقی پریس سہارنپور میں چھپی) قیمت فی جلد ۳/

نویدن

پیارے ہموطنو،

بھارت جننی کی پوجن سامگری کی پُشپ
روپ یہ کانگریس پشپانجلی آپکی نذر کرتا ہُون،

ع

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

آپکا داس
ٹیک چند بہارتی،

۱۹۳۰ء
یکم جنوری

بندے ماترم

سُوجلام - سوپھلام - ملیج شیتلام - شسیہ شیاملام - ماترم - بندے ماترم
شُبھر جیوتسنا - پُلکت یامنیم پُھل کسمت دُرم دل شوبھی نیم - سوہاسنیم
سُومدھر بھاشنیم - سکھدام - وردام - ماترم - بندے ماترم
تر نشت کوٹی - کنٹھ کل کل نناد کرالے دو تر نشت کوٹی بھجے دھرت
کھر کروالے - کی بولے ما! تمی ابلے! بہل دھارنیم - نمامی تارنیم - رپودل
وارنیم - ماترم - بندے ماترم -
تمی ودیا - تمی دھرم - تمی ہردیہ - تمی مرم - توم ہی پرانہ شریرے - باہوتے
تمی ما شکتی ہردے - تمی ما بھگتی - تومارے پرتیما گڑی مندرے مندرے
بندے ماترم - ۱
توم ہی درگا دش پرہرن دھارنی کملا کمل دل وہارنی - بانی ودیا - دائی
نمامی توام - نمامی کملام - املام - اتلام - سوجلام - سوپھلام - ماترم بندے ماترم
شیاملام سرلام - سوسمتام - بھوشتام - دھرنیم - بھرنیم - ماترم - بندے ماترم ؎

شردھا کے پھول

ای مادر وطن۔ تیرے گلے کیلئے مین اپنے غم کے آنسوؤن کے موتیونکی ایک مالا تیار کرونگا۔ تارون نے تیری قدمونکو سجانیکے لئے اپنی روشنی کی پازیبین بنائی ہین لیکن میری زنجیر تیری چھاتی پر لٹکیگی۔ دھن اور مہما تجھ ہی سے ملتی ہین اسلئے یہ تیری ہی اختیار مین ہے کہ انہین دے یا اپنے پاس رکھے۔ (انکا لینا دینا تیرے ہی ہاتھ ہی) لیکن یہ میرا غم بالکل میرا اپنا ہی ہے۔ اور جب اسے بھینٹ کرنے کے لئے تیرے پاس لاتا ہون تو تو مجھے اپنی برکت اور آشیرباد سے انعام دیتی ہی۔

"سر۔ آر۔ این۔ ٹیگور"

کانگریس کے گیت

ہے ناتھ تم ہو سرب شکتی دان گن بھنڈار ہو
ہم تو جیھ بھارت باسیون کی پرارتھنا سویکار ہو
جس کاریہ کا جھنڈا اٹھایا ہم سبھون نے پریم سے
آشا ہماری پورن ہو محنت نہ یہ بیکار ہو
بیڑا پڑا منجدھار مین تو ہی کھویّا ہے پربھو
ایسی شکتی دو ہمین جس سے کہ بیڑا پار ہو
یہ ہمین بردان دو ہم دیش ہت بلیدان ہون
جس سے کہ بھارت دیش کا جلدی سے اپکار ہو
یہ التجا ہے ایشور پرماتمن جگدیشور
داس بنکر بھارتی بھی سیوکو نمین شمار ہو

بھارت ماتا

اے میری ماتا بھارت تیری لئے یہ سر ہو — تیری لئے ہی زر ہو تیری لئے جگر ہو
ہے کون تیری سیوا سے میری ماتا بھارت — گردن پہ میری رکھا شمشیر یا تبر ہو

غم جان کیلئے بھی مجھکو کبھی نہ ہو گا
بھارت تیرے لئے ہی آتی یہ کام گر ہو

قسمت کا میری اختر چمکے پھر آسمان پر
سیوا مین تیری ماتا گر زندگی بسر ہو

بھارت ہی مین سدا مین پیدا ہون اگر مرون مین
ایشور نہ کچھہ ہو ممکن یہ آرزو مگر ہو

گر دیش ہی کی سیوا ہو پیارا دھرم میرا
پرماتما کی تو پھر میری طرف نظر ہو

جیون سپھل تبھی بس سمجھیگا سادھو اپنا
سیوا مین تیری ماتا سر میرا اگر نذر ہو

تمنّا آزادی

ترے حضور نہین بھارت مات سر اپنا جھکاؤ نہین
اسی خواہش مین قیمت دو آئی تو گردن تک لٹاؤ نہین

بسر ہو زندگی میری تجھے آزاد کرنے مین
ضرورت ہو تو اس راہ مین لہو اپنا بہاؤ نہین

وفا کا تیل ڈالون یا رکھون دیش بھگتی کی
چراغ حریت ہندوستان بھر مین جلاؤ نہین

تمنّا میری بر آئی ہو جائے آرزو پوری
تجھے اکبار گر آزاد نہین دیکھہ پاؤ نہین

ہر ایک بھارت نواسی کا ہے حق پیدائشی سوراج
کسی سے کسلئے ڈرتا ہون کیون خوف کھاؤ نہین

خدایا سرزمین ہند مین ہو سوراج پھر اپنا
پھر اپنے دیش کی دل کھولکر جے جے مناؤ نہین

بھارت کی جے پکار

گر ادھی ہو کرنا بھارت کی جے پکارو
نِشدِن یہی سمرنا بھارت کی جے پکارو

تلوار گر تنی ہو برچھی کی یا انی ہو
اور جان پر بنی ہو بھارت کی جے پکارو

ست سے کبھی نہ ہٹنا بھارت کا نام رٹنا
خنجر سے سر قلم ہو جبتک لبو نپہ دم ہو

سب جان سی نبیٹنا بھارت کی جے پکارو
تب تک وطن کا غم ہو بھارت کی جے پکارو

جان بھارت کیلئے

اَن بھارت کے لئے ہے پران بھارت کے لئے
اپنے جیون کا ہے سب سامان بھارت کے لئے

کیا ہوا نردھن ہیں ہم نربل ہیں اور محکوم ہیں
شوق سے کھائینگے دل پر بان بھارت کے لئے

آپ مرجائینگے لیکن مر کے کیا کرجائینگے
مشکلیں کرجائینگے آسان بھارت کے لئے

گرستمگر نے مٹایا ہم کو مٹی جان کر
مٹ کے بھی لے جائینگے ارمان بھارت کیلئے

تیز کرلے کاٹنے کو گر چھری صیاد بھی
جے پکارے گی زبان ہر آن بھارت کے لئے

غیر کی خاطر دیا سر وسو زیبا اب تلک
ہے بلی دینے کو اب یہ جان بھارت کیلئے

جبر ضد ہمارے واسطے راہِ نجات ہے

تیر و تفنگ اسکی مقابل میں مات ہے

میری مرتیو ایسے ہو

مجھے دیش کی لگن ہو جب پران تن سے نکلے
میرے دل میں یہی دھن ہو جب پران تن سے نکلے
سارے دیش جاؤں آؤ کہیں بتاؤں
آخر میرا وطن ہو جب پران تن سے نکلے
چرخوں کی گھن گھناہٹ کھڈیوں کی کھٹ کھٹاہٹ
ہر اور سے شروع ہو جب پران تن سے نکلے
چرخوں سے جو کتا ہو کھڈی سے جو بنا ہو
کھدر میرا کفن ہو جب پران تن سے نکلے
بھارت دیش کے پیارے گائیں بھارتی یہ سارے
آزاد یہ وطن ہو جب پران تن سے نکلے

گھر جلا بھائی کا اور اٹھ کے بجھایا نہ گیا

قوم کے واسطے کچھ کر کے دکھایا نہ گیا
چغلیاں لوگوں کی حکام سے جا کر کھائیں
شغل مے نوشی میں لاکھوں و کروڑوں کھو کر
کیا کبھی درد سے خورشید ہمارے دل میں

قوم کا درد کبھی ان سے مٹایا نہ گیا
آئینہ قوم کی حالت کا دکھایا نہ گیا
قوم کے حصہ میں پر کچھ بھی جو لایا نہ گیا
گھر جلا بھائی کا اور اٹھ کے بجھایا نہ گیا

ہندوستانی سیوادل کے گیت

جھنڈا اونچا رہے ہمارا   وِشو وجیی ترنگا پیارا
سدا شکتی برسانے والا   پریم سُدھا برسانے والا
ویرد کو ہرسانے والا   ماترِ بھومی کا تن من سارا
جھنڈا اونچا رہے ہمارا

سوتنترتا کے بھیشن رن میں   لکھکر بڑھے جوش چھن چھن میں
کانپے دیکھکر شترو رن میں   مٹ جاوے بھے سنکٹ سارا
جھنڈا اونچا رہے ہمارا

اِس جھنڈے کے نیچے نربھے   لیں سوراج یہ اویچل نشچے
بولو بھارت ماتا کی جے   سوتنترتا ہو دیش ہمارا
جھنڈا اونچا رہے ہمارا

آؤ پیارے ویرو آؤ   دیش دھرم پر بل بل جاؤ
وِشو وجے کرکے دکھلاؤ   پیارا بھارت دیش ہمارا
جھنڈا اونچا رہے ہمارا

اِس کی شان نہ جانے پاوے   چاہے جان بھلے ہی جاوے
وِشو وجے کرکے دِکھلاوے   تب ہووے پرن پورن ہمارا جھنڈا

تیرے لئے جیونگا تیرے لئے مرونگا

اے میری جان بھارت سیوا تیری کرونگا — پرانوں کی پران بھارت دھرتی تیری بڑھے لگا
جبتک کہ دم میں دم ہے تیرا ہی دم بھرونگا — گر جان تک بھی جائے ہرگز نہ میں ڈرونگا

تیرے لئے جیونگا تیرے لئے مرونگا

تونے ہی مجھکو دی ہے یہ میری زندگانی — کھاتا ہوں ناج تیرا پیتا ہوں تیرا پانی
شفقت ہے تیری مجھپر تیری ہے مہربانی — بھارت یہ بات میں نے ہے اپنے دل میں ٹھانی

تیرے لئے جیونگا تیرے لئے مرونگا

بھارت تیری محبت میرے خمیر میں ہے — اہلِ وطن کی اُلفت میرے خمیر میں ہے
تیری گذشتہ عظمت میرے خمیر میں ہے — تیری قسم! صداقت میرے خمیر میں ہے

تیرے لئے جیونگا تیرے لئے مرونگا

کیوں چرخ سفلہ پرور تجھکو مٹا رہا ہے — پیری میں اتنے صدمے تجھکو دکھا رہا ہے
کیوں سوزِ غم سے ظالم تجھکو جلا رہا ہے — یہ درد آگ دل میں تیری لگا رہا ہے

تیرے لئے جیونگا تیرے لئے مرونگا

علم و عمل کا جادو یارب مجھے دکھانا — تو میری لاج رکھنا اور اجیت بنانا
رستے پہ گوکھلے کے یارب مجھے چلانا — میں نے یہ گیت گا کر بھارت کو ہے جگانا

تیرے لئے جیونگا تیرے لئے مرونگا

یارب وہ دن بھی لانا جب میں جوان ہوکر — بھارت کے غم میں نکلوں بے خانماں ہوکر
دنیا کو میں دکھادوں بھارت کی شان ہوکر — گاتا پھروں ہر اک جا شیریں زبان ہوکر

تیرے لئے جیونگا تیرے لئے مرون گا

آئیگی جو مصیبت ہنس ہنس جھیلکر سہون گا — خدمت مین تیری ہتھیار باندہی کمر رہونگا
تیرا غلام ہون گا خدمت گزار ہونگا — کہتا ہون اب بھی تجہہ سی پھر بھی یہی کہونگا

تیرے لئے جیون گا تیرے لئے مرون گا

بندے ماترم

جے جننی جنم بھومی سدا بندے ماترم — سکھ روپ ہے آنند تھا بندے ماترم
دل مین جگر مین پہلو مین سر مین سما گیا — ورد زبان مجھے رہنے لگا بندے ماترم
کھاتے ہوئے پیتے ہوئے چل پھر تے بیٹھتے — ہر ایک گھڑی صبح و مسا بندے ماترم
سکھ ہندو جین پارسی عیسائی مسلمان — آپس مین سب نے ملکے کہا بندے ماترم
پنجاب یو-پی سی پی اور مدراس بمبئی — ہر سمت سے آئی صدا بندے ماترم
بچہ جوان بوڑھا ہو یا استری پرش — کہنے لگا ہر چھوٹا بڑا بندے ماترم
ماتا کی جے کا نعرہ چہار سو گونجنے لگا — ہر دل سے ہے نکلنے لگا بندے ماترم

چھین سکتی ہی نہین سرکار بندے ماترم — ہم غریبون کے گلے کا ہار بندے ماترم
سر چڑہون کے سر مین جگر اسکے آتا خرور — کان مین پہنچی جہان جھنکار بندے ماترم
ہم وہی ہین جو کہ ہونا چاہئے اسوقت پر — آج تو چلا رہا سنسار بندے ماترم
جیل مین چکی گھسیٹے بھوک سے ہو مر رہا — اس سمے بھی رٹ رہا ہزار بندے ماترم

ڈاکٹر نے نبض دیکھی سر ہلا کر کہہ دیا
ہو گیا ہے اسکو تو آزار بندے ماترم
عید ہولی اور دسہرہ شبرات سے ہو گیا
ہے ہمارا لاڈلا تہوار بندے ماترم
ظالموں کا ظلم بھی کافور سا اڑ جائے گا
فیصلہ ہوگا سر دربار بندے ماترم

قوم کی خادم کی ہے جاگیر بندے ماترم
ہے ملک کے واسطے اکسیر بندے ماترم
حاکموں کو ہے ادھر بندوق پر اپنی غرور
ہے ادھر ہم بیکسوں کا تیر بندے ماترم
قتل کر ہمکو نہ اے قاتل ہمارے خون سے
تیغ پر ہو جائیگا تحریر بندے ماترم
فکر کیا جلاد نے گر قتل پر باندھی کمر
روک دیگا زور سے شمشیر بندے ماترم
سر زمین ہلجائیگی اعدائے کی دورو زمین
گر دکھا جائیگی تاثیر بندے ماترم
سنتری بھی مضطرب جبکہ ہر جھنکار سے
بولتی تھی جیل میں زنجیر بندے ماترم
ظلم سے گر کر دیا خاموش مجھکو دیکھنا
بول اٹھیگی میری تصویر بندے ماترم

ہندوستانی بچوں کا گیت

سروں پہ شوق سے کوہِ الم اٹھائیں گے
پڑیں گے آگ میں ماتا سے لو لگائیں گے
ہزاروں سختیاں جھیلیں گے دیش کی خاطر
وطن کے نام پہ گردن بھی ہم کٹائیں گے
ہم اپنے ہاتھ سے کاٹیں گے دیش کے بندھن

سپوت بن کے زمانے میں نام پائیں گے
مٹیں گے شمع محبت پہ مثل پروانہ "
زباں پہ حرف شکایت مگر نہ لائیں گے۔
پڑیں گے قوم کے در پر رٹیں گے آزادی
فقیر بن کے وہاں دھونیاں رمائیں گے

وہ دن بھی آئے گا جب پھر بہار دیکھیں گے
غریب ہند کو ہم تاجدار دیکھیں گے
گھڑی وہ دور نہیں اے وطن کے شیداؤ
کہ ملک ہند کو پھر پر بہار دیکھیں گے
عدو کی سختیاں الٹا اثر دکھائیں گی "
وہ غافلوں کو بھی اب ہوشیار دیکھیں گے
بڑھے چلو اے جوانو کہ فتح ہماری ہے
وطن کو جلد ہی با اختیار دیکھیں گے
حریف سختیاں کر کے ہار جائے گا
گلے میں گاندھی کے نصرت کا ہار دیکھیں گے
ملیگا ہند کو سوراج ایک دن خورشید
خزاں کو دیکھنے والے بہار دیکھیں گے

سگرٹ نہ پیا دیکھو سگرٹ بری بلا ہے	۱۳	ہندوستان کو اسنے برباد کر دیا ہے

جو کرین گے قومی خدمت اور ملک پر مرجائینگے
نام دنیا مین سدا کو وہ امر کر جائین گے

دیش ہو سنکٹ مین اپنا - ہم پڑے سوتے رہین
زندگی لعنت ہے ایسی - پڑ کھاٹ پر مرجائینگے

باندھ لو اے نوجوانون سر سے کفن اب باندھ لو
ہین وہی زندہ کہ جنکے قوم پر سر جائین گے

ایسی ماتا پہ بھلا کیون نہ فدا ہو جائین ہم
گود مین جسکی کہ آخر ہم کبھی مر کر جائین گے

اب دہرا کیا ہے مکان مین اٹھ کھڑے ہو بھارتی
پہلے کر لین دیش کو آزاد پھر گھر جائین گے

بھارت گیتانجلی حصّہ دوم بالتصویر

جو

ہندوستان کے مایۂ ناز مشہور معروف قومی شاعرون و محبان وطن لیڈرون اور ملکی جان نثارون کی دلسوز نظمون سے پر ہے عنقریب شایع ہونے والی ہے۔ قیمت فیجلد ۸ر

ملنے کا پتہ :- ٹیک چند بھارتی سہارنپور

لشٹ کے گیت

دیش بھارت کے ای نونہالو
جاگو جاگو بہت سو چکے ہو
ہے جو باقی اسی کو بچا لو
دیش پر آرہی ہے مصیبت
اب دلون سے کدورت نکالو
پی تمباکو شراب اور سگرٹ
دیش کے دھن کو ایسے نہ ڈالو
چھوڑ دو ٹائی مفلر و کالر
اپنا پیرہن سودیشی بنالو
ساری چیزیں منا سودیشی خریدو
یہ ودیشی بلا گھر سے ٹالو
بھارتی راگ یہ گارہے ہیں
دیش کی لاج اب تو بچالو

پگڑی گرتی ہے اسکو سنبھالو
اپنے سر و منو کو کھو چکے ہو
دیش بھارت کے ای نونہالو
سنگھٹن کی ہے ہمکو ضرورت
دیش بھارت کے ای نونہالو
فالتو خرچ کرتے ہو جھٹ پٹ
دیش بھارت کے ای نونہالو
ان سے نقصان ہوگا سراسر
دیش بھارت کے ای نونہالو
مت ودیشی کسی بھاو کو لو
دیش بھارت کے ای نونہالو
ہندی ویرونکو سمجھا رہے ہین
دیش بھارت کے ای نونہالو

توڑ کڑیان غلامی کی ڈالو
سورگ سے تلک یہ کہہ رہے ہین

جنم بھومی کو اپنی چھڑا لو
تمکو پیغام وہ دے رہے ہین

خوف کو دل سے اب تم نکالو
اب نہیں کچھ حکومت سے کہنا
بھالا سینہ آگرہ کا سنبھالو
پھانسی ہو قید ہو کالا پانی
جو مصیبت پڑے جھیل ڈالو
باڑ سوراج کی تم نے باندھی
ہندیو خیر ان کی منالو
دیر تا دیر تم اب دکھانا
بیڑیاں پاؤں میں آج ڈالو
اب نہیں دلکو آفت میں کل
ہتھکڑی ہاتھ میں تم سجالو

توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو
پُرامن رہنا تکلیف سہنا
توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو
اب تو آزاد ہونے کی ٹھانی
توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو
تم سلامت رہو پیارے گاندھی
توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو
پاؤں ہرگز نہ پیچھے ہٹانا
توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو
توڑ قانون کو جیل میں چل
توڑ کڑیاں غلامی کی ڈالو

جھولیاں قوم والوں کی بھر دو
ملک اپنا ہے اپنا بنا لیں ۔
اُجڑے بھارت کو آباد کر دو
خدمت قوم ہمکو مبارک ۔ ''
بڑھ کے میدان الفت میں سر دو
جان جائے تو سو بار جائے
دیش پر اپنے سر بے عذر دو

اُٹھ کے بھارت کو آزاد کر دو
سوتے بھارت کو ملکر جگائیں
جھولیاں قوم والونکی بھر دو
راحت قوم سبکو مبارک
جھولیاں قوم والونکی بھر دو
آن پر ایک دھبہ نہ آئے
جھولیاں قوم والونکی بھر دو

میری ماتاؤ چرخہ چلالو

میری ماتاؤ چرخہ چلا لو ۞ لاج بھارت کی اب تم بچا لو

چھوڑ چرخہ جو تمنے دیا ہے۔ گھیر دشمن نے ہمکو لیا ہے

اُن کے پنجہ سے ہمکو چھڑا لو۔ میری ماتاؤ چرخہ چلا لو

کیا چرخے سے جو تمنے کنارا۔ لٹ گیا اس سے سب دھن ہمارا

اب جو باقی ہے اُسکو بچا لو۔ میری ماتاؤ چرخہ چلا لو

مانچسٹر کے سب کارخانے۔ لوٹ کر بھر رہے ہیں خزانے

انکی جیبوں سے دھن کو نکالو۔ میری ماتاؤ چرخہ چلا لو

بھر دی تمنے جو دشمن کی جھولی۔ بن گئی اس سے بندوق گولی

تم بھی چرخے کی توپیں بنا لو۔ میری ماتاؤ چرخہ چلا لو

کیسے پنجاب میں ظلم ڈھائے۔ بم جہازوں سے ہم پر گرائے

تم بھی کھدر کی ڈھالیں اٹھا لو۔ میری ماتاؤ چرخہ چلا لو

کپڑے دھارن کرو تم سودیشی۔ پھونک دو پھونک دو سگھڑ کپڑے ودیشی

حکم گاندھی جی کا یہ بجا لو۔ میری ماتاؤ چرخہ چلا لو

تم کو گاندھی جی بتلا رہی ہیں راگ اختر یہ سب گا رہی ہیں

ڈوبتی ناؤ اپنی بچا لو۔ میری ماتاؤ چرخہ چلا لو

میری ماں بہنوں چرخہ چلا لو

اب تو چرخہ کا آیا زمانہ۔ میری ماں بہنوں چرخہ چلا لو

تم سے عزت چرخہ کی ہوگی۔ دیش کی شان اس سے بڑھے گی
کھلبلی دشمنوں میں پڑے گی۔ میری ماں بہنوں چرخہ چلالو
ہمارے ہندوستان کا پیارا۔ ہندو مسلم کی آنکھوں کا تارا
کہتا ہے ہم سے گاندھی ہمارا۔ میری ماں بہنوں چرخہ چلالو
حکم کانگریس کا ہے سن لو۔ روئی کا تنکر گاڑھا بن لو
تم کپاس اور سوت کو چن لو۔ میری ماں بہنوں چرخہ چلالو
توپ بھالا بنیں گے یہ تکلے۔ جان دشمن کی لینگے یہ دکلے
تیر کا کام دیں گے یہ تکلے میری ماں بہنوں چرخہ چلالو
ہم سے کہتا ہی موتی ہمارا۔ یہ ہی کہتا ہے جواہر ہمارا
اب تجے کپڑا بدیشی اوتارو۔ میری ماں بہنوں چرخہ چلالو
لوٹ گئے عیش و آرام سارے۔ یوں ہی دنیا میں ہونگی گذارے
مولوی کہہ رہے ہیں ہمارے۔ میری ماں بہنوں چرخہ چلالو
ہائے افسوس اب جیل خانہ۔ بن گیا لیڈروں کا ٹھکانہ
چاہتی ہو جو انکو چھڑانا۔ میری ماں بہنوں چرخہ چلالو
دیش کا تم سے ہوگا اوجالا اور دشمن کا منہ ہوگا کالا
تھام لو ہاتھ میں روئی گالا۔ میری ماں بہنوں چرخہ چلالو

بلبل کی آہ

کھو لیگا جو مظلوم کی خاطر یاد کا چرخہ ٭ ہو جائیگا ڈھیلا ستم ایجاد کا چرخہ
کی آہ جو بلبل نے کبھی قید قفس میں ٭ ایکدم میں بگڑ جائیگا صیاد کا چرخہ

متفرقات

وقتِ سحر

تاریکیِ شب کافور ہوئی۔ دُنیا ساری پُر نُور ہوئی
ہوش آیا سُستی دُور ہوئی۔ قدرت جاگی مسرور ہوئی
سُورج نکلا سورج نکلا

جو سوتے تھے بیدار ہوئے۔ جو غافل تھے ہشیار ہوئے
کام اپنے کو تیّار ہوئے۔ سب مصروفِ پیکار ہوئے
سُورج نکلا سُورج نکلا

بچّوں سے پہلے ماں جاگی۔ گھر دھندے میں مصروف ہوئی
تب بچّوں کی بھی آنکھ کھلی۔ چلائے جلدی دے روٹی
سورج نکلا سُورج نکلا

جو چور اُچکّے ڈاکو تھے۔ اور لوگ ہراساں تھے جن سے

دن چڑھتے ہی وہ بھاگ گئے ۔ اور ڈرتے ڈرتے یون بولے
سورج نکلا سورج نکلا
جو رات چمکتے تارے تھے ۔ کچھ تارے کچھ سیارے تھے
تاریکی مین اُجیارے تھے ۔ شب گذری غائب سارے تھے
سورج نکلا سورج نکلا

دیکھنا ہی زور کتنا بازوئے قاتل مین ہی

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل مین ہے
راہ رو راہ محبت رہ نہ جانا راہ مین
وقت آنے دے بتا دینگے تجھے اے آسمان
اے شہید ملک و ملت تیری جذبونکے نثار
اب نہ اگلے ولولے ہین اور نہ ارمانونکی بھیڑ

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل مین ہے
لذت صحرا نوردی دوری منزل مین ہے
ہم ابھی سے کیا بتائین کیا ہمارے دل مین ہے
تیری قربانی کا چرچا غیر کی محفل مین ہے
ایک مٹ جانیکی حسرت اب دل بسمل مین ہے

وہ چپ رہنے کو کہتے ہین جو ہم فریاد کرتے ہین

آہی خیر وہ ہردم نئی بیداد کرتے ہین
ہمین تہمت لگاتے ہین جو ہم فریاد کرتے ہین

کبھی آزاد دیتے ہین کبھی بیداد کرتے ہین
مگر اس پر بھی ہم سو جی سے انکو یاد کرتے ہین

اسیرانِ قفس سے کاش یہ صیاد کہہ دیتا
رہو آزاد ہو کر ہم تمہین آزاد کرتے ہین

رہا کرتا ہے اہلِ غم کو کیا کیا انتظار اس کا
کہ دیکھین وہ دلِ ناشاد کو کب شاد کرتے ہین

یہ کہہ کہہ کر بسر کی عمر ہمنے قید الفت مین
وہ اب آزاد کرتے ہین وہ اب آزاد کرتے ہین

ستم ایسا نہین دیکھا جفا ایسی نہین دیکھی
وہ چپ رہنے کو کہتے ہین جو ہم فریاد کرتے ہین

یہ بات اچھی نہین ہوتی یہ بات اچھی نہین کرتے
ہمین بیکس سمجھ کر آپ کیون برباد کرتے ہین

کوئی بسمل بناتا ہے جو مقتل مین ہمین بسمل
تو ہم ڈر کر دبی آواز سے فریاد کرتے ہین

زندگی کا راز مضمر خنجرِ قاتل مین ہے

چرچا اپنے قتل کا اب یار کی محفل مین ہے
دیکھنا ہے یہ تماشہ کونسی منزل مین ہے

دیش پر قربان ہوتے جاؤ تم اے ہندیو
زندگی کا راز مضمر خنجر قاتل مین ہے

ساحل مقصود پر لے چل خدارا ناخدا
آج ہندوستان کی کشتی بڑی مشکل مین ہے

دور ہو اب ہند سے تاریکئ بغض و حسد
بس یہی حسرت یہی ارمان ہمارے دلمین ہے

بام رفعت پر چڑھا دو دیش پر ہو کر فدا
بسملؔ بس اتنی ہوس باقی ہمارے دلمین ہے

کچھہ کار کرو - بیوپار کرو

اے نیند کے ماتو جاگ اٹھو اور اورون کو بیدار کرو
سب مال کو اپنے لادچلے - تم کھیپ اپنی تیار کرو

لو نام خدا کچھہ ہوش کرو اور اورون کو ہشیار کرو
اب فکر کرو کچھہ دھندے کی - دھن لابھ کا کوئی کار کرو

بیوپار زراعت اور حرفت ان تینون سے مت عار کرو
سب چھوڑو سستی غفلت کو کچھہ کار کرو - بیوپار کرو

سب اپنے سنگی بنجارے بن بیٹھے لکھی بیوپاری
بیوپار چلایا لاکھو لکھا اور ساکھہ بھی اپنی کی جاری

اب شاہ بڑے کہلاتے ہیں وہ چھوڑی پھیری مکاری
وہ خوانچے سر سے پھینک دئے اور بنے مہاجن سرکاری
دھن دولت پیدا کرنیکا سامان کچھ کوئی اے یارو
سب چھوڑو غفلت سستی کو کچھ کار بیوپار کرو
جب پیسہ ہو تب دنیا کے زر دار و غنی بھی آن ملے
جب پیسہ ہو تب دال ملے گھی ۔ چاول ۔ روٹی نان ملے
کچھ لونگ سپاری ۔ سونف ملے ۔ اور کتھہ چونا پان ملے
گر پیسہ ہو کچھ دان کرے ۔ خیرات کرے ایمان ملے
سو پیسے دھیلے آنے کا ۔ اے یارو ذکر اذکار کرو
سب چھوڑو سستی غفلت کو کچھ کار کرو ۔ بیوپار کرو
کچھ سوچ کرو تم کنبہ کی ۔ کچھ چنتا بچے بالے کی
کچھ باتوں میں تقلید کرو ۔ اس لہو اور اس بہنے کی
کچھ کھو لو ہاٹ تجارت کی ۔ ہے بکری سوئے والے کی
کوئی منڈی گیہوں چاول کی کوئی مرچ مصالے کی
بے سمجھو ۔ کھیل تماشہ میں تم جانے سے انکار کرو
سب چھوڑو غفلت سستی کو کچھ کار کرو بیوپار کرو
سب دھوم دھڑ کا دنیا کا ہے بابا آٹے دانے سے
یہ ناچ نہیں خود جان ہے یہ ۔ دیکھو اسکے حروف اٹھانے سے
دھن دولت اجڑی جاتی ہے گھر بیٹھ کر اسکو کھانے سے
ہاں ! محنت کا میٹھا ہے گڑ ۔ شکر ۔ کھنڈ ۔ کمانے سے

یہ کرنا خوشبو دیتا ہے۔ کچھ کار کرو بیوپار کرو
سب چھوڑو سستی غفلت کو کچھ کار کرو بیوپار کرو

المدد اے اہل ہمت ہند لاچار نہیں ہے

قوم کا درد محبت قوم کی بیمار نہیں ہے
آتش حب وطن سے پارہائے قلب میں
دیکھئے کی مصروف راحت دیکھئے کی عشرت پسند
کیا تیرے دل میں کبھی ہے حب وطن درد وطن
قوم کی آواز پر لبیک کہہ میدان میں آ
گر سعادتمند ہے تو کاٹ اسکی بیڑیاں
قبضۂ اغیار میں محبوس ہے مجبور ہے
گاہ بزم وعظ میں ہے گاہ بزم رقص میں

ہے وہی آزاد جو ملکی گرفتار نہیں ہے
قوم کا سوز محبت سے انگار نہیں ہے
تیری رسوائی زمانہ بھر کی بازار نہیں ہے
تو بھی کیا اسکے گرفتار نہیں بیمار نہیں ہے
تیرا دعوے تو باغیرت ہے خود دار نہیں ہے
مادر ہندوستاں بھی اب گرفتار نہیں ہے
المدد اے اہل ہمت ہند لاچار نہیں ہے
تو بھی آخر کس قدر کا آدمی یار نہیں ہے

مزدوروں کا بین الاقوامی گیت

اٹھو۔ غریبی کے شکار اے بھوکے سونے والو
اٹھو! بھاگو ہوش سنبھالو۔ زیر ظلم سہنے والو

کر لے ک رہا انصاف سزا کا ان کا حکم سنانے کو
ادھر نئی ہی بہتر دنیا ہے ظہور میں آنے کو
رسم رواجوں کی زنجیریں ۔ ہمیں نہ باندھینگی اب اور
اٹھو ۔ غلامو ۔ انہیں توڑ دو ۔ دم بھر میں یہ چلے نہ طور
نئی کھڑی ہوگی یہ دنیا ۔ آج نئی بنیادوں پر
اتک کچھ بھی تھے نہ ۔ رہیں گے اب وہ ہی سب کچھ ہو کر

یہی آخری کشمکش ۔ پیچھے ہٹو نہ نیک
سب دیشوں کے لوگ مل قوم بنائیں ایک

بیٹھے دیکھو انہیں شان میں مالک ہیں جو کانوں کے
جاگیروں کے اور ملوں کے ریلوں اور خزانوں کے
ان کے قصوں میں بس کیا ہے ۔ ایسے سوا بیانوں کے
کیسے دبا انہوں نے رکھے ۔ حق مزدور کسانوں کے
محنت کی وہ پاک کمائی ۔ ان لاکھوں مزدوروں کی
بند پڑی مضبوط پیٹیوں میں کچھ ایک حضوروں کی
اگر اُسے واپس لینے کی کوشش کرتے لوگ کہیں
مانگ رہے ہوتے غریب وہ تو اپنا اصلی حق ھی

یہی آخری کشمکش پیچھے ہٹو نہ نیک
سب دیشوں کے لوگ مل قوم بنائیں ایک

دن بھر دیا بہا پسینہ ۔ محنت کرتے بیچارے
....

ہم ہین مالک اس دھرتی کے لیے لین حق اپنا یارو
چلین ملا کندھے سے کندھا۔ اب نہ ذرا ہمت ہارو
چوس چوس کر خون ہمارا۔ یہ کتنے ہی پھول گئے
اگر کسی دن بھی شکار کے باز یہان پر ہین نہ یہ
اوہ۔ وہ صبح مبارک ہو گی۔ سب چہرے کھل جائینگے
مٹ جائینگے اونچ نیچ یہ۔ دل سے دل مل جائین گے
یہی آخری کشمکش۔ پیچھے ہٹو نہ نیک
سب دیشون کے لوگ مل قوم بنائین ایک

تمکو نہ یہ حیات غلامانہ چاہیئے

اے اہلِ ملک ہمتِ مردانہ چاہیئے
تمکو نہ یہ حیات غلامانہ چاہیئے
بھارت کے ذرہ ذرہ سے آتی ہے یہ صدا
لیلائے ملک کیلئے دیوانہ چاہیئے
دو دو ستیو دت اور بھگت سنگھ سے اہلِ سوز
شمع وطن کیواسطے پروانہ چاہیئے
کافی ہے اسکو ایک دلِ دردمند ہی
بس ملک کیلئے یہی نذرانہ چاہیئے
اسوقت ہند میں اختر حرمان نصیب کو
مالک تیرا ہی لطف کریمانہ چاہیئے

جلاوطنی کی تڑپ

مسیحائے وطن کو ان دنوں بیمار بیٹھے ہیں
جلن بھی ہے جگر میں درد بھی دل میں ہے پنہاں
یہ حالت خستہ حالی کی یہ عالم بدنصیبی کا
ہمارا باغباں بھی سنگدل نکلا طبیعت کا
دلِ جوں گشتہ کے ہمراہ ہے ارمانِ خدمت بھی

امیدیں لگ رہی ہیں کب کریں ڈیرا اٹھا بیٹھے ہیں
مگر مجبور رکھی زیر منقار بیٹھے ہیں
وطن سے دور ہم ساتوں سمندر پار بیٹھے ہیں
چمن سے کاٹ پھینکے گل پسِ دیوار بیٹھے ہیں
امنگیں دل کی دل ہی میں رہی بیزار بیٹھے ہیں

کونسا ملک آج بھی ہے غلام

کیا ہے جاپان غلام غیروں کا   یا ہے محکوم غیر کا امریکا
نہیں وہ ملک تو ہیں سوراجی   ان کو دی ہے خدا نے آزادی

تو ہے کیا چین میں حکومت غیر   یا کہ انگلینڈ میں ہے یہ اندھیر
نہیں! ہے چین۔ چین والوں کا   اور انگلینڈ قوم انگلش کا
اچھا! پھر ہے غلام کیا جرمن   یا ہے تاراج روسیوں کا چمن
نہیں! جرمن کا ملک ہے آزاد   یعنی سوراج سے ہے وہ دل شاد
اور ہے روس روس والوں کا   اس میں چلتا ہے روس کا سکہ

رہے باقی ہیں اب فرانسیسی   کیا وہ ہیں زیر دام ابلیسی
یعنی محکوم غیر کیا ہے فرانس   کیا غلامی میں توڑتا ہے سانس

نہین آزاد ہین فرانسیسی
اور دل شاد ہین فرانسیسی

تو غلامی مین ہوگا پھر یونان
اسی خنجر سے ہوگا وہ بیجان
نہین یونان مین ہے آزادی
اور سوراج کی ہے آبادی
اس مین چلتا ہے ملک کا سکہ
نہین محکوم ہے وہ غیرون کا

اچھا اب آؤ ادر سمت چلین
ملک جنت نشان کو دیکھین
ہائے محکوم غیر جنت ہے
روز خون کی یہان ہلاکت ہے
ہوگئی اس چمن کی بربادی
کٹ گیا آہ نخل آزادی
سارے عالم کے ملک ہین آزاد
یہ غلامی مین ہوگیا برباد
اے خدا ہمنے کیا گناہ کیا
کہ غلامی مین ہمکو پھینک دیا

ہان زمانہ یہ کہہ رہا ہے پکار
نونہالان ہند ہو ہوشیار
کچھہ نہین زندگی غلامی کی
کہ تمہارا بھی حق ہے آزادی

یا تو غیرون کی ایڑیان چاٹو
یا غلامی کی بیڑیان کاٹو

(اظہر دہلوی)

ہرگز نہ راز دل سے خبر کر زبان کو
ایسا نہ ہو زبان خبر کردے کان کو
سیر کی پھول چنے خوب پھری شاد رہے
باغبان جاتی ہین گلشن ترا پھولا رہے

اے جوانانِ وطن

اے جوانانِ وطن اب کے تو کچھ کر کے دکھاؤ!
اب تو ہے سردار تم سب کا جوانِ کانگرس

سر بلند اتنا ہو آزادی کا جھنڈا ہند میں
ساری دُنیا کو نظر آئے نشانِ کانگرس

فیصلہ ہونا ہے اب کی ہند کی تقدیر کا
ہے تمہارے ہاتھ میں اس سال عنانِ کانگرس

کر لو سمجھوتا کوئی۔ آپس کا جھگڑا چھوڑ دو
وقت سے پہلے ہو سب عاشقانِ کانگرس

ہرگز اب طوقِ غلامی سے نہ رہنا سرنگوں
خندہ زن ہونے نہ پائیں دشمنانِ کانگرس

تمکو آزادی نظر آنے لگے ہر چیز میں
وہ نظر پیدا کرو زندہ دلانِ کانگرس

گر بتِ حریتِ ہندی کا تمکو عشق ہے۔
ہو پرستش گاہِ قومی آستانِ کانگرس

نعرہ حریت

جو بولے سو ابھے۔ بھارت ماتا کی جے

کمخواب بے فروغ ہی کھدر کی سامنے

کھدر مین سادگی کی عجب آن بان ہے
قائم اسی سے عہد گذشتہ کی شان ہے
پوشش امیر کی ہے غریبون کی جان ہے
کیسی عجیب چیز یہ گاڑہے کا تھان ہے
پوشاک اہل ہند کو زیبا ترین ہے یہ
کم خرچ اور ساتھ ہی بالانشین ہے یہ

کھدر کا تار تار صفائی مین فرد ہے
اس کی صفا سے مخمل رومی بھی گرد ہے
بازار دیس کے دم سے بدیشی کا سرد ہے
پہنو اسے وطن کا اگر دل مین درد ہے
اطلس خجل ہے گاڑہے کی چدر کے سامنے
کمخواب بے فروغ ہے کھدر کے سامنے

تن زیب مین کہان ہو جو کھدر مین ہین صفات
اسمین وہ سادگی ہے کہ سو بانکپن ہین مات
ارزان ہے پایدار بری از تکلفات
ہے اہل ہند کے لئے یہ باعث نجات
پہنین اگر اسے تو رہین تنگدست کیون

مزدور و دستکار پھرین فاقہ مست کیون

کھدّر کا زیبِ تن ہو ہمارے اگر لباس "
باہر نہ جانے پائے کبھی ہند کی کپاس "
بھارت نِواسیون کو ملے نفع بے قیاس
دولت رہے وطن کی پھر اہلِ وطن کے پاس

فاقون سے خستہ دل نہ کوئی بھی غریب ہو
کپڑا بدن کو پیٹ کو روٹی نصیب ہو

صنعت ہے اپنے ملک کی کیونکر نہ ہو عزیز
قدر اسکی جانتے ہین وہی جو ہین باتمیز
ریشم سے نرم تر ہے تو ہے سرج سے ڈبیز
باریک بین سمجھتے ہین یہ کام کی ہے چیز

گرمی مین یہ ہے سرد تو سردی مین گرم ہے
اب بھی نہ پہنین اسکو تو پھر جائے شرم ہے

یارب دعا ہے ہند مین اسکا چلن رہے "
قائم جہان مین شوکت و شانِ کہن رہے
جبتک جیئین بدن پہ لباس وطن رہے
مرنے پہ پردہ پوش سودیشی کفن رہے

چمکین نصیبِ ہند جو اس کا رواج ہو
یورپ کے مال کی نہین پھر احتیاج ہو

مت ہے بانخیر

آرتی بھارت ماتا

جے بھارت ماتا - اوم جے بھارت ماتا
جو جن تمکو دھاتا - جو جن تمکو دھاتا - امر جنم پاتا - اوم جے بھارت ماتا
شروتی بھی تم ہو - سمرتی بھی تم ہو - ہر جیا گیان وتی - ماتا ہر جیا -
امان رمان تم ہی ہو - امان ..... تم ہی سرسوتی - اوم جے بھارت ماتا
اشٹ سدھی - نو ندھی کلا سب کھڑی رہیں دوارے - ماتا کھڑی -
آرتی کرت تمہاری - آرتی ..... سوریہ چندر تارے اوم جے بھارت ماتا
مندرے بیچ براجت - سندر چھبی چھا جے - ماتا سندر
تین رنگ کا جھنڈا - تین ..... لہرت کر سا جے - اوم جے بھارت ماتا
اس جھنڈے کے سایہ - تیرے ست ہیں آئے - ماتا تیرے -
اپنے سر ہاتھوں میں - بھینٹ تیری لائے - اوم جے بھارت ماتا
کرت آرتی تیری بھارتی - من اتی سکھ پاوے - ماتا من -
تیری بھگتی سے ماتا - سکھ سمپتی آوے - اوم جے بھارت ماتا

معززین!

اگر کسی نظم میں سہواً کوئی غلطی رہ گئی ہو تو براہ کرم خاکسار کو مطلع فرما دیں؛ تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہو سکے کیونکہ کوئی بشر سہو سے خالی نہیں۔ بقول

ع - بیوش گر بخطا رسی و طعنہ مزن ہ کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

(بندے ماترم)

انڈین نیشنل کانگریس

کا

مقصد

IMPERIAL RECORD DEPARTMENT
16 MAY 1930

انڈین نیشنل کا مقصد یہ ہے کہ
ہندوستان کے رہنے والے
تمام مناسب اور با امن طریقوں
سے سوراجیہ حاصل کرلیں۔"

(مطبوعہ فاروقی پریس سہارنپور)